Regd No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
لاہور

یوم شنبہ

۲۵ محرم ۱۳۶۹ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ″
سہ ماہی ۶ ″
ماہوار ۲ ½ ″

جلد ۳	۱۸ نبوت ۱۳۲۸ ہش	۱۸ نومبر ۱۹۴۹ء	نمبر ۲۶۴

ترکی میں موجودہ حکومت کا تختہ الٹنے کی ایک خطرناک سازش کا انکشاف

انقرہ ۱۷ نومبر۔ ترکی کے صدر عصمت انونو کو قتل کر کے موجودہ حکومت کا تختہ الٹ دینے کی ایک خفیہ سازش کا انکشاف ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں دو ممبران پارلیمنٹ کی گرفتاری کا حکم دیا گیا ہے۔ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مخالف نیشنل پارٹی کے ایک ممتاز رکن نے سب سے پہلے اس سازش کا انکشاف کیا جس کے بعد پولیس نے تحقیقات کر کے دو ممبران کی گرفتاری کے احکامات حاصل کرلئے۔ نیشنل پارٹی کے سرگرم کارکن حقیماق پاشا بھی ان وارنٹوں کی زد میں آتے ہیں۔

ملکی دفاع کے لئے تیار رہنا ہر آزاد شہری کا اولین فرض ہے

یونیورسٹی ٹریننگ کور کے سالانہ کیمپ میں سردار عبدالرب نشتر کی تقریر

لاہور ۱۷ نومبر۔ ہز ایکسیلینسی سردار عبدالرب نشتر گورنر مغربی پنجاب نے آج یونیورسٹی ٹریننگ کور کے سالانہ کیمپ میں انعامات تقسیم کرتے ہوئے ایک مختصر سی تقریر کے دوران میں اس بات پر زور دیا کہ پاکستان میں ایک بھی شخص ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو کوئی نہ کوئی ہتھیار اور اسلحہ آزادانہ استعمال نہ کرسکتا ہو۔ اس سے نہیں کہ وہ اس سے کسی دوسرے کو خواہ مخواہ نقصان پہنچائے۔ بلکہ اس لئے کہ وہ اپنی قوم و ملک اور ننگ و ناموس کی بخوبی حفاظت کرسکے اور کسی دوسرے کو اس بات کی مہلت نہ دے کہ وہ پاکستان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھ سکے۔

آپ نے یونیورسٹی کے سپاہی طلباء سے خطاب کرتے ہوئے اس بات پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ ملک کا تعلیم یافتہ طبقہ وقت کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کر رہا ہے۔ چنانچہ آپ نے کہا۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ کالجوں میں پڑھنے والے وہی نوجوان جو آزادی ملنے سے قبل اپنا تمام وقت لہو و لعب اور فیشن پرستی میں گذارا کرتے تھے آج کنکروں اور پتھروں پر لیٹے ہوئے اس حال میں فوجی تربیت حاصل کر رہے ہیں کہ ان کے کپڑے گرد و غبار سے اٹے ہوئے ہیں۔ نوجوانوں کو اب وہ عادتیں ترک کر دینی چاہئیں جو دور غلامی کی یادگار ہیں۔ اور جن کی وجہ سے ہماری غلامی کا عرصہ طول پکڑتا چلا گیا۔ اب فیشن پرستی

باقی دیکھئے صفحہ ۸ پر

اس سال پاکستان میں برآمد کیلئے سات لاکھ ٹن اناج فالتو بچے گا!

کراچی ۱۷ نومبر۔ اعلان ہوا ہے کہ اس فصل میں پاکستان کے پاس ۶ لاکھ سے ۷ لاکھ ٹن کے درمیان گیہوں فاضل بچے گا۔ جسے بیرونی ملکوں کو برآمد کیا جاسکے گا۔ اگر اس فاضل اناج کی ڈالر کے سکے میں قیمت نکالی جائے تو یہ چھ اور سات کروڑ ڈالر کے درمیان بنتی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ مشرق وسطیٰ کی بہت سی حکومتوں اور سٹرلنگ علاقے کے بہت سے ممالک نے گیہوں دینے کے متعلق حکومت پاکستان کو لکھا بھی ہے۔ سوزار خوراک کے جوائنٹ سیکرٹری مسٹر ایچ۔ ایم۔ اسحٰق نے لندن میں ایک بیان دیتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ یہ چھ سات لاکھ ٹن گیہوں مشرقی پاکستان کی ضروریات پوری کرنے کے بعد بچے گا۔ مغربی پاکستان میں چاول بھی ضرورت سے زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی ہمیں مشرقی پاکستان کے لئے دو تین لاکھ من چاول باہر سے منگوانا پڑے گا۔ جس کے لئے انتظامات ہو رہے ہیں۔ آپ نے مزید بتایا کہ اشیاء کے تبادلہ کے متعلق جو بین المملکتی معاہدہ ہوا تھا۔ اس کے ماتحت پاکستان نے وعدہ کیا تھا کہ وہ ہندوستان کو کم از کم ایک لاکھ ۷۵ ہزار ٹن اناج دے گا۔ لیکن اس نے بعد میں یہ پیشکش مسترد کر دی اب یہ کسی بھی ملک کو بھیجا جاسکتا ہے۔

پٹ سن کے نئے برآمدی کوٹے

کراچی ۱۷ نومبر۔ حکومت پاکستان نے پٹ سن کے کچھ اور برآمدی کوٹے مقرر کئے ہیں۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ چیکو سلواکیہ تین ہزار ٹن، مصر دو ہزار ٹن، ہنگری ۵ ہزار ٹن، اٹلی دس ہزار ٹن جاپان ۵ ہزار ٹن، پولینڈ چھ ہزار ٹن، سویڈن چھ ہزار ٹن، یوگوسلاویہ ۷ ہزار ٹن۔

کراچی ۱۷ نومبر۔ پاکستان کی مجلس دستور ساز کا اجلاس ۲۲ دسمبر کو کراچی میں بلایا گیا ہے۔

پاکستانی مصنوعات کی نمائش!!

کراچی ۱۷ نومبر۔ نیویارک میں خواتین کی طرف سے ایک بین الاقوامی نمائش منعقد کی جارہی ہے جس میں پاکستانی دستکاری کے بہترین نمونے بھی پیش کئے جائیں گے۔ چنانچہ ۲۰ ہزار روپے کی مالیت کا سامان کراچی سے بھجوایا جارہا ہے جس میں زردوزی، گوٹہ کناری اور دستکاری کی دوسری بیش قیمت چیزیں شامل ہیں۔

دولت مشترکہ کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس

پاکستان نے دعوت نامہ منظور کرلیا

کراچی ۱۷ نومبر۔ پاکستان نے دولت مشترکہ کے وزرائے خارجہ کی اس کانفرنس میں شرکت کرنا منظور کرلیا ہے جو مشرق بعید کے معاملات پر غور کرنے کے لئے لنکا نے طلب کی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پاکستان نے تجویز پیش کی ہے کہ کانفرنس جنوری کی بجائے فروری میں منعقد کی جائے۔ اور ویٹ نام کا مسئلہ بھی ایجنڈے میں شامل کیا جائے۔ اس سے قبل ایجنڈے میں جاپان کے ساتھ صلح کے معاہدے اور چین میں کمیونسٹ حکومت کے مسائل شامل ہیں۔

کراچی ۱۷ نومبر۔ روس کا جو تجارتی وفد آج کل یہاں آیا ہوا ہے۔ اس کے ممبران نے کل وزارت تجارت کے افسران سے ملاقات کی۔

پشاور میں امریکی وفد کی مصروفیات

پشاور ۱۷ نومبر۔ فولاد کے ماہرین کا جو امریکی وفد آج کل یہاں آیا ہوا ہے۔ اس کے ممبران آج ورسک گئے۔ اور اس جگہ کو دیکھا۔ جہاں پن بجلی کا زبردست پاور سٹیشن تعمیر ہو رہا ہے۔ یہ جگہ پشاور سے ۲۰ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ وہ آج اسلامیہ کالج بھی گئے اور بعد میں لاہور واپس روانہ ہوگئے۔

عیسائیت اسلام پر حملہ آور ہونے کی بجائے اب مدافعت پر مجبور ہوگئی

مشرقی افریقہ سے طویل عرصہ تک تبلیغ اسلام کے دلچسپ حالات

لاہور ۱۷ نومبر۔ آج تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام منعقدہ ایک جلسے میں نہایت پر از معلومات تقریر کرتے ہوئے مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے اعلان کیا۔ کہ یہ جماعت احمدیہ کی تبلیغی خدمات کا ہی نتیجہ ہے کہ مشرقی افریقہ میں عیسائیت جو اسلام پر نہایت زور شور کے ساتھ حملہ آور ہو رہی تھی۔ آج خود اپنی مدافعت پر مجبور ہوگئی ہے۔ اور پادری صاحبان کے پاس یہ تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہا ہے۔ کہ عیسائیت کی بڑھتی ہوئی یلغار کو روکنے والی جماعت احمدیہ کی سرفروش مجاہد ہی ہیں۔ چنانچہ گزشتہ دنوں دار السلام میں تمام عیسائی مشنوں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں اس بات پر خصوصیت کے ساتھ زور دیا گیا۔ کہ اگر جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں کے بڑھتے ہوئے اثر کو زائل کرنے کے لئے مناسب اقدامات نہ کئے گئے تو پھر عیسائیت کا بنا بنایا کھیل بگڑ کر رہ جائے گا۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے مکرم مولوی صاحب نے فرمایا کہ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ جماعت احمدیہ اپنے

(باقی دیکھئے صفحہ ۸)

کپاس کنٹرول ایکٹ کے تحت فیس کی رقوم

لاہور ۱۷ نومبر۔ محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ مغربی پنجاب میں کپاس اوٹنے اور روئی پریس کرنے کی فیکٹریوں اور بنولے کے تیل کے کارخانوں پر قابض اشخاص کی توجہ ایک مشتہرہ اعلان کی طرف دلائی جاتی ہے جس میں یہ بتلایا گیا تھا۔ کہ مغربی پنجاب کے کپاس کنٹرول ایکٹ مجریہ ۱۹۴۹ء اور اس کے قواعد کے تحت عائد کردہ فیس کی رقوم زیر مد ۲۹ زراعت۔ زرعی آمدنی عائد شدہ بمطابق کپاس کنٹرول ایکٹ کسی سرکاری خزانہ میں جمع کرائی جاسکتی ہیں۔

اسلامی اقتصادی کانفرنس کے مندوبین کی آمد

کراچی ۱۷ نومبر۔ جو اسلامی اقتصادی کانفرنس اور نمائش ۲۵ نومبر سے یہاں شروع ہو رہی ہے اس میں شرکت کے لئے مختلف اسلامی ممالک سے مندوبین آنے شروع ہوگئے ہیں۔ آج جو حضرات کراچی پہنچے ہیں۔ ان میں مصر کے دو ماہرین اقتصادیات بھی شامل ہیں۔

پراونشل سیونگز افسروں کی کانفرنس

لاہور ۱۷ نومبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ مسٹر حاتم علوی ڈائریکٹر دولت پاکستان بنک و آنریری آرگنائزر سمال سیونگ سکیم لاہور تشریف لا رہے ہیں۔ جہاں وہ مغربی پاکستان کی پراونشل نیشنل سیونگز افسروں کی ۲۱ نومبر ۱۹۴۹ء والی کانفرنس میں صدارت فرمائیں گے۔ کانفرنس میں چھوٹی بچت کی سکیم کے طریق عمل میں اصلاح کی خاطر ذرائع اختیار کرنے پر بحث ہوگی۔ مسٹر ایچ۔ بی۔ قاضی سنٹرل نیشنل سیونگز افسر بھی اس کانفرنس کی کارروائی میں شریک ہونے کے لئے آ رہے ہیں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے نیشنل کو آپریٹو پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ میں چھپوا کر دفتر روزنامہ الفضل رتن باغ لاہور سے شائع کیا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مبارک لوگ کون ہیں؟

پس اسے نادانو خوب سمجھو اسے غافلو خوب سوچ لو کہ بغیر سچی پاکیزگی۔ ایمانی اخلاقی۔ اور اعمالی کے کسی طرح رہائی نہیں۔ اور جو شخص ہر طرح سے گندہ رہ کر پھر اپنے تئیں مسلمان سمجھتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کو نہیں بلکہ وہ اپنے تئیں دھوکہ دیتا ہے۔ اور مجھے ان لوگوں سے کیا کام جو سچے دل سے دینی احکام اپنے سر پر نہیں اٹھا لیتے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک جوئے کے نیچے صدق دل سے اپنی گردنیں نہیں دیتے۔ اور راستبازی کو اختیار نہیں کرتے۔ اور فاسقانہ عادتوں سے بیزار ہونا نہیں چاہتے۔ اور ٹھٹھے کی مجالس کو نہیں چھوڑتے۔ اور ناپاکی کے خیالوں کو ترک نہیں کرتے۔ اور انسانیت اور تہذیب اور صبر اور نرمی کا جامہ نہیں پہنتے بلکہ غریبوں کو ستاتے اور عاجزوں کو دھکے دیتے اور اکڑ کر بازاروں میں چلتے اور کرسیوں پر بیٹھتے ہیں۔ اور اپنے تئیں بڑا سمجھتے ہیں۔ اور کوئی بڑا نہیں۔ مگر وہی جو اپنے تئیں چھوٹا خیال کرے۔ مبارک وہ لوگ جو اپنے تئیں سب سے زیادہ ذلیل اور چھوٹا سمجھتے ہیں اور شرم سے بات کرتے ہیں۔ اور غریبوں اور مسکینوں کی عزت کرتے ہیں۔ اور عاجزوں کو تعظیم سے پیش آتے ہیں۔ اور کبھی شرارت اور تکبر کی وجہ سے ٹھٹھا نہیں کرتے۔ اور اپنے رب کریم کو یاد رکھتے ہیں۔ اور زمین پر غریبی سے چلتے ہیں۔ سو میں بار بار کہتا ہوں کہ ایسے ہی لوگ ہیں جن کے لئے نجات تیار کی گئی ہے۔ جو شخص شرارت اور تکبر اور خود پسندی اور غرور اور دنیا پرستی اور لالچ اور بدکاری کی دوزخ سے اس جہان میں باہر نہیں۔ وہ اس جہان میں کبھی باہر نہیں ہو گا۔ میں کیا کروں اور کہاں سے ایسے الفاظ لاؤں جو اس گروہ کے دلوں پر کارگر ہوں۔ خدایا مجھے ایسے الفاظ عطا فرما۔ اور ایسی تقریریں الہام کر جو ان دلوں پر اپنا نور ڈالیں۔ اور اپنی تریاقی خاصیت سے ان کی زہر کو دور کر دیں۔ میری جان اس شوق سے تڑپ رہی ہے۔ کہ کبھی وہ بھی دن ہو کہ اپنی جماعت میں بکثرت ایسے لوگ دیکھوں جنہوں نے درحقیقت جھوٹ چھوڑ دیا۔ اور ایک سچا عہد اپنے خدا سے کر لیا۔ کہ وہ ہر یک شر سے اپنے تئیں بچائیں گے۔ اور تکبر سے جو تمام شرارتوں کی جڑ ہے بالکل دور جا پڑیں گے۔ اور اپنے رب سے ڈرتے رہیں گے مگر ابھی تک بجز خاص چند آدمیوں کے ایسی شکلیں مجھے یاد نظر نہیں آتیں۔ ہاں نماز پڑھتے ہیں مگر نہیں جانتے کہ نماز کیا شے ہے۔ جب تک دل فروتنی کا سجدہ نہ کرے۔ صرف ظاہری سجدوں پر امید رکھنا طمع خام ہے۔ جیسا کہ قربانیوں کا خون اور گوشت خدا تک نہیں پہنچتا صرف تقوےٰ پہنچتی ہے۔ ایسا ہی جسمانی رکوع و سجود بھی ہیچ ہے۔ جب تک دل کا رکوع و سجود و قیام نہ ہو۔ دل کا قیام یہ ہے۔ کہ اس کے حکموں پر قائم ہو۔ اور رکوع یہ کہ اس کی طرف جھکے۔ اور سجود یہ کہ اس کے لئے اپنے وجود سے دست بردار ہو۔ سو افسوس ہزار افسوس کہ ان باتوں کا کچھ بھی اثر میں ان میں نہیں دیکھتا۔ مگر دعا کرتا ہوں اور جب تک مجھ میں دم زندگی ہے کئے جاؤں گا۔ اور دعا یہی ہے کہ خدا تعالےٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے۔ اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے ان کے دل اپنی طرف پھیر دے۔ اور تمام شرارتیں اور کینے ان کے دلوں سے اٹھا دے۔ اور باہمی سچی محبت عطا کر دے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ یہ دعا کسی وقت قبول ہو گی۔ اور خدا میری دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا۔ ہاں میں یہی دعا کرتا ہوں۔ کہ اگر کوئی شخص میری جماعت میں خدا تعالےٰ کے علم اور ارادہ میں بدبخت ازلی ہے۔ جس کے لئے یہ مقدر ہی نہیں کہ سچی پاکیزگی اور خدا ترسی اسکو حاصل ہو۔ تو اسکو اسے خدا میری طرف سے بھی منحرف کر دے۔ جیسا کہ وہ تیری طرف سے منحرف ہے۔ اور اس کی جگہ کوئی اور لا جس کا دل نرم اور جس کی جان میں تیری طلب ہو۔ اب میری یہ حالت ہے کہ بیعت کرنے والے سے میں ایسا ڈرتا ہوں جیسا کہ کوئی شیر سے اس وجہ سے کہ میں نہیں چاہتا کہ کوئی دنیا کا کیڑا رہ کر میرے ساتھ پیوند کرے۔"

(مرسلہ (صوفی) محمد رفیع ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس سکھر)

(اشتہار التوائے جلسہ ۱۸۹۳ء)

مولوی محمد احمد صاحب نعیم متوجہ ہوں

آپ کو ایک ضروری کام کے سلسلے میں ضلع گوجرانوالہ کے دورہ پر بھیجا گیا تھا۔ مگر ایک عرصہ سے آپ کی طرف سے کوئی خط نہیں آیا ہے۔ لہذا آپ فوراً مجھے ملیں۔

(مرزا ناصر احمد رتن باغ لاہور)

موصی احباب کے لئے ضروری اعلان

قاعدہ ۵۰۹ ب صدر انجمن احمدیہ کا یہ ہے۔ کہ جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ بعد تک رقم وصیت ادا نہیں کرے گا۔ اور نہ دفتر سے اپنی معذوری بتا کر مہلت حاصل کرے گا۔ اس کی وصیت انجمن کارپرداز مصالح قبرستان کو منسوخ کرنے کا کامل اختیار ہو گا۔ جس قدر رقم وصیت میں ادا کر چکا ہے۔ اس کے واپس لینے کا موصی کو حق نہ ہو گا۔ اور آئندہ اس سے جبتک وہ توبہ نہ کرے کسی قسم کا چندہ وصول نہ کیا جائے۔ اور نہ کوئی اسے عہدہ دیا جائے۔ ایسے بقایا دار موصی حضرات کے لئے اعلان کرایا جاتا ہے۔ کہ جن موصیوں کے ذمہ گزشتہ چھ ماہ یا اس سے زیادہ عرصہ کا بقایا ہے۔ وہ اسے جلد سے جلد ادا کرنے کی کوشش کریں۔ یا بالاقساط ادا کرنے کی دفتر ہذا سے منظوری حاصل کریں۔ ورنہ اس مندرجہ بالا قاعدہ کے مطابق ان کی وصایا منسوخ کرنے کے لئے مجلس میں پیش کر دی جائینگی۔ اس وقت کوئی شکایت نہ ہو۔

جن لوگوں نے ابھی تک بجٹ فارم باوجود یاد دہانی کے بھی واپس نہیں کئے۔ یا اپنا پتہ ہی نہیں دیتے کیونکہ ان کا جواب نہ دینا یا اپنا پتہ نہ دینا بھی کوئی معنے رکھتا ہے۔ کیونکہ حساب کو صاف رکھنے والے موصی کو تو ہر وقت فکر رہتا ہے۔ اور وہ تو حساب کی صفائی کی اطلاع ملنے پر ہی صبر کرتا ہے۔ ایسے احباب کی وصایا بھی مجلس میں بغرض مناسب فیصلہ پیش کر دی جائینگی۔ پھر ان کو افسوس نہ ہو۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کا ماہانہ جلسہ

بتاریخ ۴ر نومبر ۱۹۴۹ء کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ میں لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کا ماہانہ جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ بیگم میاں عطاء اللہ صاحب وکیل نے تربیت اولاد پر اپنا مضمون سنایا۔ سیدہ منیرہ اور حکمت صاحبہ نے کلام محمود سے ایک نظم ملکر سنائی۔ محترمہ سلمہ بیگم صاحبہ نے احمدیت کیا ہے اور معیار صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عنوان سے اپنا مضمون سنایا۔ پھر رشیدہ فاروقہ صاحبہ نے کلام محمود سے "قادیان کی یاد" نظم پڑھ کر سنائی۔ پھر حمیدہ خانم نے مضمون نماز کی فلاسفی پڑھا۔ بعد ازاں ریاض بیگم صاحبہ نے کلام محمود سے نظم سنائی۔ پھر محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ بیگم پیر صلاح الدین صاحب نے اسلامی پردہ کے عنوان سے اپنا مضمون سنایا۔ بعد ازاں خاکسارہ نے رپورٹ کارگزاری لجنہ اماء اللہ پڑھ کر سنائی۔ اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ راولپنڈی)

(بقیہ صفحہ ۳ سے)

"پھر یہ نہیں دیکھا جائے گا کہ قانون کیا کہتا ہے پھر جو ہونا ہو گا وہ ہو جائیگا۔ اور جو ہو گا وہ دیکھا جائے گا"

ہم پاکستان میں قیام امن کے ذمہ دار حکام اور پاکستان کے بہی خواہ مسلمانوں کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ جناب عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کی اس تقریر کے سیاق و سباق میں ان الفاظ کو رکھ کر غور کریں۔ کہ شاہ صاحب پاکستان میں کیا انارکی کی تلقین فرما رہے ہیں۔ اور کس فتنہ و فساد کا باب کھولنا چاہتے ہیں۔ اور کس طرح عوام کو قانون اپنے ہاتھ میں لینے کے لئے اشتعال انگیزی کر رہے ہیں۔ اور ان سے کیا توقع رکھتے ہیں۔

ہم یہ اس لئے نہیں عرض کر رہے کہ خدانخواستہ ہم کو اپنی جانوں یا اپنے مالوں کا یا دیگر قسم کے نقصانات کا ڈر ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ جس نے ہمیں احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا کی ہے۔ اس نے ہمیں اپنی گزشتہ جماعتوں کی طرح جو حق ملنے کر کھڑی ہوتی رہی ہیں قربانیاں پیش کرنے کی بھی دولت غیر مترقبہ دی ہے۔ اور ہماری اس خوش نصیبی پر تمام دنیا گواہ ہے۔ کابل کی سرزمین میں مظلوم صاحبزادہ عبداللطیف کی بے رحمانہ سنگساری اور دیگر شہدائی بے باکانہ موت کس کو یاد نہیں۔ پھر کون نہیں جانتا کہ ہر ایک احمدی کو اپنی زندگی میں کن کن آزمائش سے گزرنا پڑتا ہے۔ اور کس طرح وہ سب کچھ خوشی سے برداشت کرتا ہے۔ اور ڈگمگاتا تک نہیں۔ سب دنیا اس استقلال کو اچھی طرح جانتی ہے۔ اس لئے ہم کو اپنے جان و مال کا قطعاً خوف نہیں۔ ہم تو پہلے ہی اپنی دانست میں سب کچھ خدا تعالےٰ کی راہ میں دے چکے ہیں۔ ہمارا اب باقی کیا۔ نہ ہماری جان اپنی ہے اور نہ مال۔ لیکن ہم انسانیت کے نام پر ہی نہیں بلکہ پاکستان کے امن

روزنامہ الفضل لاہور
۱۸ نومبر ۱۹۴۹ء

بہی خواہان ملک کیلئے لمحہ فکریہ

اس سے پہلے بھی ہم الفضل میں خیر خواہان پاکستان کی توجہ اس امر کی طرف کئی بار دلا چکے ہیں کہ پاکستان کے ازلی دشمن پھر اپنے ہتھکنڈوں پر آ گئے ہیں۔ اور پھر ملک کے امن کو برباد کرنے کے لئے شرارتوں اور فتنہ طرازیوں کی مہم کا آغاز کر رہے ہیں۔ یہ مسلمانان پاکستان کے اغراض و مقاصد اور بہبودی کے ازلی دشمن کوئی ڈھکے چھپے نہیں ہیں۔ مسلمان ان کی رگ رگ کو پہچانتے ہیں۔ اور ان کے فتنہ طرازی اور فتنہ انگیزی کے طریقوں کو بھی اچھی طرح جانتے ہیں۔ لیکن اگرچہ جو جو بھروپ بدل بدل کر وہ سادہ دل اور بھولے بھالے مسلمانوں کو دھوکا دیتے۔ اور جو جو انشا پردازی اور تقریر بیانی کے اسلوب اور ڈھنگ وہ استعمال کرتے ہیں۔ وہ بھی سب جانتے پہچانتے ہیں۔ اور جو جو بدعنوانیاں وہ کرتے ہیں رب کو معلوم ہیں۔ پھر بھی پاکستان کے موجودہ حالات میں ان کو اپنی من مانیاں کرنے کے لئے کھلا چھوڑ دینا حفاظت ملک و قوم اور قیام امن کے اصولوں کے سخت منافی ہے۔

ان دشمنانِ اسلام و انسانیت کا ایک مشہور و معروف طریق یہ ہے۔ کہ وہ ملک کے مختلف مذہبی گروہوں میں منافرت پھیلا کر ایک کو دوسرے کے خلاف مشتعل کرتے ہیں جس کا اکثر نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ بھولے بھالے ان پڑھ لوگ مشتعل ہو کر ایک دوسرے سے دست و گریباں ہو جاتے۔ اور ایسے نامرغوب واقعات ہو جاتے ہیں۔ جس سے ملک کا امن برباد ہوتا ہے۔ اور انارکی پھیل کر ملک کے بہترین مقاصد کو نقصان پہنچتا ہے۔

ان لوگوں میں اکثر وہ نام نہاد لیڈر قسم کے لوگ شامل ہیں۔ جن کی روٹی کا کوئی جائز ذریعہ نہیں ہے۔ اور اس لئے وہ اپنے گمراہ گلے اور اپنے بے راہ رو قلم کی طاقت سے اپنی روزی پیدا کرنے کو غنیمت خیال کرتے ہیں۔ وہ دیانتداری سے محنت کر کے اپنی دوزخ شکم کو بھرنے کے عادی نہیں رہے۔ اس لئے جب وہ محسوس کرتے ہیں کہ پچھلا اندوختہ قریب الاختتام ہے۔ تو وہ پھر اپنی پرانی منڈیوں سے جہاں ان کی جنس غداری قیمت پاتی ہے روپیہ اینٹھنے کے لئے سرتوڑ بازی لگا دیتے ہیں۔ اور کچھ زر پیشگی لے کر کانفرنسوں پر کانفرنسیں اور جلسوں پر جلسے کرنے شروع کر دیتے ہیں۔ اس طرح شرارت اور فتنہ انگیزی ان کا سب سے بڑا سرمایہ بن گیا ہے۔ اور اس تجارت کو انہوں نے اپنا مستقل پیشہ بنا لیا ہے۔

جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے۔ اب پھر انہوں نے زور و شور سے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ اور انہوں نے کانفرنسوں اور جلسوں کی ایک طویل مہم کی فہرست اپنے آرگن "آزاد" میں شائع کی ہے۔ اور اس پروگرام فتنہ طرازی کی چند اقساط وہ اب تک سرانجام دے چکے ہیں۔ چنانچہ آئندہ "تبلیغی" کانفرنس کا پروگرام حسب ذیل سہ روزہ آزاد نے ۱۸ نومبر ۱۹۴۹ء کے پرچہ میں دوسرے صفحہ پر جلی قلم سے جو کھٹے میں شائع کیا ہے۔

اوکاڑہ	۲۰ - ۲۱ نومبر ۱۹۴۹ء		بروز اتوار سوموار
سیالکوٹ	۲۵ - ۲۶	"	جمعہ ہفتہ
جہلم	۲۷ - ۲۸	"	اتوار - سوموار
گوجرات	۲۹ - ۳۰	"	منگل - بدھ
گوجرانوالہ	یکم و ۲ دسمبر ۱۹۴۹ء		جمعرات جمعہ

گویا ۲۳ و ۲۴ نومبر ۱۹۴۹ء کو چھوڑ کر ۲۰ نومبر ۱۹۴۹ء سے ۲ دسمبر ۱۹۴۹ء تک فی الحال احرار کے گلہ باز اپنی شرارتوں اور فتنہ انگیزیوں کے جراثیم پاک پنجاب کی فضا میں مختلف محاذوں سے لگاتار پھیلائیں گے۔ ان کانفرنسوں میں کیا ہوگا۔ اسکو بتانے کے لئے کسی مثال کی ضرورت نہیں۔ مسلمانان پنجاب جانتے ہیں کہ اس برتن میں کیا ہے۔ اور اس سے کیا ٹپکے گا۔ لیکن چونکہ لفظ "تبلیغ" کا پُرفریب نقاب اس پر ڈالا گیا ہے۔ جس سے بہت سے سادہ دل افسران حکومت اور عوام کو غلطی میں ڈالنا مقصود ہے۔ ہم یہاں ایک آدھ حوالہ ان تقریروں میں سے نقل کرتے ہیں۔ جو اس قسم کی کانفرنسوں میں شیخوپورہ اور لاہور میں اس نام نہاد تبلیغی پروگرام کے مطابق کی جا چکی ہیں۔

احمدیت کے متعلق جو غلط بیانیاں ان تقاریر عالیہ میں کی جاتی ہیں حاشا وکلا ہمیں ان کے لئے ذرا بھی شکوہ و شکایت نہیں ہے۔ ہم ان بے سروپا باتوں کو اپنی تبلیغ حق کا ایک اہم جزو سمجھتے ہیں۔ ہمارا پرانا تجربہ ہے۔ کہ ان غلط فہمیوں کے انتشار سے اکثر سعید روحیں تحقیق حق کی طرف متوجہ ہوتی ہیں۔ اور جب ان باتوں کو جو ہمارے یہ دوست پھیلاتے ہیں غلط پاتے ہیں۔ تو حق کو اختیار کر لیتے ہیں۔ چنانچہ مولوی ثناء اللہ صاحب آنجہانی اکثر اس بات پر فخر فرمایا کرتے تھے کہ احمدیت کی تبلیغ میں ان کی مخالفانہ تحریروں کا بہت بڑا حصہ ہے۔

سو ہم یہاں صاف صاف بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ ہمیں قطعاً اس بات کا گلہ نہیں ہے۔ کہ یہ لوگ احمدیت کے خلاف تقریروں میں بے سروپا اعتقادات جماعت کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ کیونکہ اس سے اشاعت حق کو بجائے نقصان کے فائدہ پہونچتا ہے۔ اور اس حد تک ہم ان لوگوں کے شکر گزار ہیں لیکن ہمیں ان کی اس روش پر سخت اعتراض ہے۔ کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں تحقیق حق کے لئے نہیں بلکہ محض فتنہ طرازی اور اشتعال انگیزی کے لئے کر رہے ہیں۔ چنانچہ پچھلے دنوں جب اخبار آزاد اور روزنامہ آزاد نے اشتعال انگیزی کی حد کر دی۔ اور اس گروہ نے کوئٹہ بلوچستان میں عوام کو کانفرنسیں اور جلسے کر کے بھڑکایا تھا۔ تو ڈاکٹر میجر محمود احمد صاحب کو مشتعل عوام نے ناحق قتل کر دیا تھا۔ اسی طرح کئی دوسری جگہوں پر بھی احمدیوں کو سخت ایذائیں دی گئی تھیں۔ اور اب بھی انہی مفتیوں کی اشتعال انگیزیوں سے جو وہ اکثر دیہات اور شہروں میں کرتے رہتے ہیں۔ احمدیوں کو ناحق ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ ہم عرض کرتے ہیں کہ مسلمان اس بات پر غور فرمائیں۔ کہ ایسی اشتعال انگیزیاں کس طرح قیام امن کے لئے مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔ اور کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا۔ کہ یہ لوگ تبلیغ اسلام کے لئے نہیں بلکہ محض عوام کو احمدیوں کے خلاف بھڑکانے اور ان کو ان پر ناحق ظلم و ستم توڑنے پر آمادہ کرنے کے لئے منظم سازش کے ماتحت جو پے در پے کانفرنسوں اور جلسوں کی صورت میں ظاہر ہو رہی ہے کر رہے ہیں۔ جو کچھ کر رہے ہیں۔ تاکہ ملک میں بدامنی پھیلے اور دشمن پاکستان اس بدامنی سے فائدہ اٹھائے۔

اب ہم یہاں ان لوگوں کی لاہور کی کانفرنس سے ایسے اقتباسات درج کرتے ہیں۔ جس سے ہر نیک دل مسلمان اور پاکستان کا بہی خواہ فوراً سمجھ سکتا ہے کہ ان پے بہ پے کانفرنسوں اور جلسوں کا موجودہ نازک حالات میں کیا مقصد ہے۔ جناب عطاء اللہ شاہ بخاری نے اپنی تقریر میں جو انہوں نے ۲۲ اکتوبر ۱۹۴۹ء کو لاہور میں کی۔ اور جو سہ روزہ آزاد کی مورخہ ۴ نومبر ۱۹۴۹ء کی اشاعت میں پہلے صفحہ پر شائع ہوئی ہے۔ فرمایا ہے۔

"قادیانی سٹیٹ"

مگر یہاں کیا معاملہ ہے۔ وزارت خارجہ ان کے سپرد کلیدی آسامیوں پر مرزائی فوج کے تین بریگیڈیر مرزائی اور ہوائی فوج کے پائلٹوں میں اسی فیصدی مرزائی۔ کیا یہ کوئی سازش تو نہیں ہو رہی ہے۔ آپ کو یاد نہیں مجھ پر جب پہلی بار قادیان میں تقریر کے سلسلہ میں مقدمہ چلا تھا۔ تو ہم نے عدالت میں ثابت کیا تھا۔ کہ مرزائی قادیان میں اپنی (State) بنانا چاہتے تھے۔ ہم نے ان کے چھپے ہوئے اسٹامپ پکڑوائے۔ ان کی عدالت قتل وغیرہ کی سزاؤں کے فتوے جاری کرنے لگی تھی۔ کیا آج پھر وہ عزم ان کے سینوں میں انگڑائیاں تو نہیں لینے لگا۔ آخر یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے۔ اس قسم کے اقدامات کے پس پردہ آخر کیا ہے۔ اور ملک میں ایک خاص جماعت کو اس طرح چھا لئے جانے کی مہلت کیوں دی جا رہی ہے۔ کیا تم نے کرنل حسین زعیمی کا انجام نہیں دیکھا۔

(تقریر عطاء اللہ شاہ بخاری) سہ روزہ آزاد ۱۴ نومبر ۱۹۴۹ء۔

شمشیر برہنہ کی صدا

آپ نے ابر بہار کی طرح گرج کر کہا۔ خدا کی عبادت رسول کی اطاعت اور انگریز کی بغاوت یہ میرا ایمان ہے ایسا ہی تھا۔ ایسا ہی ہوں۔ اور آپ سے بھی کہوں گا کہ ایسے ہی ہو جاؤ۔ خدا کو جو بھی دل میں آئے کہہ۔ مگر محمدؐ کے متعلق سوچ لینا یہ معاملہ عقل و خرد کا نہیں۔ عشق کا ہے۔ پھر یہ نہیں دیکھا جائیگا کہ قانون کیا کہتا ہے پھر جو ہونا ہوگا وہ ہو جائیگا اور جو ہوگا وہ دیکھا جائیگا۔ آخر میں آپ نے نوجوانوں سے ملکی حفاظت کے لئے منظم اور تمام فرقوں سے ایمان کی حفاظت کے لئے متحد ہو جانے کی اپیل کی اور جلسہ بعد از دعا ختم ہوا۔ (آزاد ۱۴ نومبر ۱۹۴۹ء)

اس تمام تقریر میں بہت سی غلط باتیں احمدیت کی طرف منسوب کی گئی ہیں۔ حوالے دے کر غلط استنباط کر کے عوام کو احمدیوں کے خلاف بھڑکایا گیا ہے۔ لیکن ان اقتباسات کے خط کشیدہ الفاظ کو دیکھئے کیا صاف صاف لفظوں میں احمدیوں کے قتل و غارت کی دھمکی نہیں دی گئی۔ کیا حکومت ایک پُرامن فرقہ کے خلاف ایسی اشتعال انگیز اور کھلی کھلی دھمکیوں سے مملو تقریروں کی اجازت دیتی ہے۔؟ اس فقرہ کو دیکھئے۔

"کیا تم نے کرنل حسین زعیمی کا انجام نہیں دیکھا"!

الفاظ کا مطلب اس تقریر کے سیاق و سباق کے چوکھٹے میں جو ہے ہر غبی سے غبی انسان بھی سمجھ سکتا ہے۔ کیا حکومت میں کوئی ایسا ذمہ دار شخص ہے۔ جو ان الفاظ کا مطلب نہ سمجھ سکتا ہو؟ پھر ان الفاظ کا مطلب کیا واضح نہیں ہے۔

(باقی دیکھیں صہ۲ کالم ۳ پر)

ترقی پسند مصنفین اور نوجوانانِ احمدیت کا فرض

(از صلاح الدین صاحب ناصر خلف خان بہادر چوہدری ابوالہاشم خان صاحبؓ)

حال ہی میں لاہور میں پاکستان کی انجمن ترقی پسند مصنفین کی سالانہ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں انجمن کے کنوینر مسٹر محمد صفدر نے اپنی سالانہ رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا مقصد دنیا میں امن کا قیام عوامی جمہوریت اور سوشلزم کی ترویج ہے۔

کون صاحب عقل اس بات سے بے خبر ہے کہ ہمارے ان ترقی پسند شعراء ادیب کہلانیوالوں نے اپنے لئے کس تحریک کو مشعل راہ بنایا اور کس قسم کی حکومت اپنے لئے چاہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ان ادیبوں کے ملجا وماوا صرف اور صرف روس کے سوشلسٹ حکمران ہیں جس پر یہ اپنا دارومدار رکھتے ہیں یہ مذہب سے برائے نام ہمدردی رکھتے ہیں بلکہ یوں کہنا چاہئیے کہ ان کو خدا تعالےٰ کی ذات سے بھی بنیادی اختلاف ہے اور یہ صحیح معنوں میں کمیونزم کے مبلغ ہیں۔

آپ کو معلوم ہو یا نہ معلوم ہو لیکن حقیقت یہ ہے کہ کمیونزم جس تحریک کا نام ہے اور جس کا مقصد یہ ہے کہ زمین کو مذہب سے اور آسمان کو خدا سے (نعوذ باللہ) خالی کر دو اس کو کامیاب بنانے کے لئے ہر جگہ اور ہر ملک میں صرف ذیل کی سات باتوں پر عمل کیا جاتا ہے۔

(۱) کھل کر کمیونسٹ کے نام سے کبھی سامنے نہ آؤ۔ ہمیشہ پس پردہ کام کرو اور عوام کی بے چینی سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرو۔

(۲) جو لیڈرشپ اور حکومت برسر اقتدار ہو اس سے عوام کو بیزار کرتے چلے جاؤ اور کوئی فرد بشر ایسا پیدا نہ ہونے دو جس کی عوام دل سے عزت کریں۔

(۳) ہر سیاسی جماعت، ہر سیاسی لیڈر اور ہر سیاسی پروگرام میں سو عیب نکالو اور عوام کی ذہنیت ہی یہ بنا دو کہ وہ ہر ایک کی پگڑی اچھالیں اور ہر ایک کے گریبان میں ہاتھ ڈالیں۔

(۴) عوام کی بے چینی۔ بے اطمینانی۔ بد اعتمادی اور بے سکونی کی آگ بھڑکاتے رہو اور انہیں یہ محسوس نہ ہونے دو کہ جو کچھ ہو رہا ہے اس کا تختہ الٹنے کی ضرورت نہیں۔

(۵) ذمے داری کے ساتھ کبھی کوئی بات نہ کہو کبھی مذہبی بن کر لامذہبوں کے خلاف آگ بھڑکاؤ کبھی ترقی پسندوں کا روپ بدل کر مولویوں میں عیب نکالو کبھی مفلسی کے نام پر عصمت فروشوں کی حمایت کرو۔ اور کبھی عصمت فروشی کی کھلی چھٹی دینے پر حکومت کے خلاف عوام کو بھڑکاؤ غرض ہر پہلو سے ہر بات کا مذاق اڑاؤ، ہر ایک پر انگلی اٹھاؤ اور ہر ایک کو ذلیل کرو۔

(۶) اگر حکومت وقت یا وقت کی لیڈرشپ کی طرف سے کوئی اچھے سے اچھا اور مفید سے مفید پروگرام بھی پیش کیا جائے تو ہرگز نہ چلنے دو۔ اس میں ابتری ڈال دو اور اسے کامیاب نہ ہونے دو۔ کیونکہ اسطرح عوام کی بے چینی ختم ہو جائے گی۔ اور کمیونسٹ کا پروگرام صرف یہ ہے کہ عام بے چینی کی آگ اس وقت تک بھڑکتی رہے جب تک کہ وہ خود برسر اقتدار نہ آ جائیں۔

(۷) بھوک۔ عریانی۔ مزدوری اور محنت کشی کے نام پر شاعری، ادب، سیاست، تقریر و تحریر غرض ہر لحاظ سے جذبات کو بھڑکاؤ اور اتنا بھڑکاؤ کہ امن وسکون کی فضاء ستیاناس ہو جائے۔ ملک میں عام افراتفری پھیل جائے کوئی کسی کی نہ سنے۔ کوئی کسی لیڈر کو نہ مانے۔ اس کے بعد اپنے خفیہ غاروں سے نکل پڑو اور ایک دم دھاوا بول کر کمیونسٹ لیڈرشپ قائم کر دو۔ اور اب اگر کوئی چوں بھی کرے تو گولی سے کام لو۔

اب اس پروگرام کو سامنے رکھ کر آپ زیادہ نہیں ایک ۔۔۔۔ صرف ایک نظر اپنے چاروں طرف ڈالئے اور غور فرمائیے کہ یہ پروگرام کن کن گوشوں سے کامیابی کے ساتھ چلایا جا رہا ہے ۔۔۔۔؟

سو اے نوجوانانِ احمدیت! تو بیدار ہو اور اپنے ارد گرد نظر ڈال اور اپنے دشمن کی طاقت کا اندازہ کرتے ہوئے اس کے مقابلہ کی ابھی سے اپنی طاقت کے مطابق کوشش کر تا بعد میں ایسا نہ ہو کہ تجھے دوچند طاقت خرچ کرنے کی ضرورت پیش آئے۔ تیرا مقصد بقول حضرت مسیح موعود علیہ السلام صرف اور صرف یہ ہو۔

”میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔ انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول۔ میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ میں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے۔ اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے۔ اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر میں اپنے ان تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولتمند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے۔ وہ ہیرا کیا ہے؟ سچا خدا۔ اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا اور سچا ایمان اس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اس سے پانا۔ پس اس قدر دولت پا کر سخت ظلم ہے کہ میں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں اور وہ بھوکے مریں اور میں عیش کروں یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہوگا۔ میرا دل ان کے فقر وفاقہ کو دیکھ کر کباب ہو جاتا ہے۔ ان تاریکی اور تنگ گذرانی پر میری جان گھٹتی جاتی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے ان کے گھر بھر جائیں اور سچائی اور یقین کے جواہر ان کو اتنے ملیں کہ ان کے دامن استعداد پر ہو جائیں۔

ظاہر ہے کہ ہر ایک چیز اپنے نوع سے محبت کرتی ہے یہانتک کہ چیونٹیاں بھی اگر کوئی خود غرضی حائل نہ ہو۔ پس جو شخص کہ خدا تعالےٰ کی طرف بلاتا ہے اس کا فرض ہے کہ سب سے زیادہ محبت کرے۔ سو میں نوع انسان سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہوں۔ ہاں ان کی بدعملیوں اور ہر ایک قسم کے ظلم اور فسق اور بغاوت کا دشمن ہوں۔ کسی کی ذات کا دشمن نہیں۔“

(از اربعین نمبر ۱ صفحہ ۲ و ۳)

مندرجہ بالا اقتباس سے یہ اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض وغایت کیا ہے اور حضور علیہ السلام کا مشن کیا ہے یعنے بنی نوع انسان کی ہمدردی۔ یہی وہ مقصد ہے جس کا ڈھونگ آجکل کمیونسٹ مچا رہے ہیں۔ مگر تشدد کے ساتھ۔ ہمیں ان کا مقابلہ کرنا ہے مگر اس کے لئے شرط یہ ہے کہ ہم اس کے لئے اپنا عملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کریں خدا تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت مولوی سید صادق حسین صاحب اٹاوی مرحومؓ

(از حافظ محمد مسلم صاحب احمدی اٹاوی۔ لاہور)

مولانا مرحوم۔ اٹاوہ، مین پوری، آگرہ، کانپور وغیرہ اضلاع میں احمدیت کا ایک محکم ستون تھے۔ آپ نے حضرت مہدی آخر زمان موعود کل ادیان کی دستی بیعت علی گڑھ میں کی۔ اور حضورؑ کے ساتھ کھانا تناول فرمایا آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اوّلین صحابہ میں سے تھے مولانا ذوالفقار علی خان صاحب گوہر رام پوری آپ کی تحریک تبلیغ سے احمدی ہوئے۔ ایام جوانی میں شعر وادب کے میدان میں خوب خوب جولانیاں دکھائیں۔ ”صبح صادق“ کے نام سے آپکی ادارت میں ایک رسالہ ماہوار نکلتا تھا جس میں علاوہ سیاسی ادبی وعلمی مضامین کے مشاعرہ کی چیدہ چیدہ نظمیں بھی شائع کی جاتی تھیں۔ یہ مشاعرہ ہر ماہ آپ کے زیر اہتمام ہوتا تھا اور اس میں نواب فصیح الملک داغ دہلوی مرحوم ملک الشعراء حضرت امیر لکھنوی استاد نواب رام پور بھی ہر مہینے مصرعہ طرح پر اپنی اپنی نظمیں بھیجا کرتے تھے جو رسالہ کی زینت ہوا کرتی تھیں۔

آپ فارسی میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ عربی زبان پر بھی کافی عبور تھا۔ انگریزی میں اس زمانہ کے مڈل پاس تھے مگر بی۔ اے کے برابر انگریزی جانتے تھے۔ ہندی اور سنسکرت بھی پڑھی تھی آریوں کے اور عیسائیوں کے خلاف بڑے زوردار مضامین لکھتے تھے۔ اور شیعہ خاندان سے ہونے کی وجہ سے شیعہ مذہب پر بڑی سخت تنقید کرتے تھے۔ رسالہ تشحیذ الاذہان و اردو رسالہ ریویو میں شیعوں کے خلاف بیسیوں مضمون لکھے جن کا آج تک شیعہ جواب نہیں دے سکے۔

مشہور بزرگ حضرت امام باقر رضی اللہ تعالےٰ

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

کا ذریۃ البغایا کے متعلق قول کا پورا حوالہ معہ صفحہ میری درخواست پر حضرت مولوی صاحب مرحوم نے اٹاوہ سے لکھ کر بھیجا تھا۔ جو میں نے مولوی علی محمد صاحب اجمیری کو دیا جسے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے عطاء اللہ شاہ بخاری کے مقدمہ کے دوران میں عدالت کے سامنے پیش کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر احرار اور اخبار زمیندار نے جو الزام لگایا تھا کہ حضور نے ذریۃ البغایا کہہ کر تمام مسلمانوں کو حرام زادہ کہا ہے۔ اس کا رد ہو گیا۔ اور ہمیشہ کے لئے ناکام دشمنانِ اسلام

کا منہ بند کر دیا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے آمین

آپ نے نوے سال کے لگ بھگ عمر پائی۔ ایام جوانی بڑے آرام سے گذارے۔ اٹاوہ کے کامیاب اور مشہور وکلاء میں سے تھے۔ آپ کی دیانت اور انصاف پروری کا یہ حال تھا کہ غیر احمدیوں میں جب آپس میں کوئی جھگڑا فساد ہوتا یا تنازعہ ہوتا تو وہ آپ کو ثالث بناتے اور جو فیصلہ آپ کرتے فریقین بلا چون وچرا مان لیتے تھے۔

مولانا مرحوم کی تبلیغ سے بیسیوں لوگ احمدی ہوئے کچھ فوت ہو گئے اور کچھ اٹاوہ سے باہر چلے گئے۔ مجھے بھی آپ ہی نے احمدی بنایا۔ میرے اوپر آپ کا بہت بہت احسان ہے اس لئے آپ کی یادگار کے طور پر مندرجہ ذیل اشعار موزوں کئے ہیں:۔

مولوی صادق حسین اے سیّدِ عالی نسب — خوبیاں جو تجھ میں تھیں ہم بھول سکتے ہیں وہ کب

پہلے دن سے حق کی جانب سے تجھے نیکی ملی — یعنی خوش خلقی، شرافت، سادگی زندہ دلی

تیرے اخلاقِ حمیدہ اور ترا حُسنِ سلوک — دور کر دیتے تھے بے دینوں کے دل سے سب شکوک

تجھ سے بڑھ کر مذہبِ اسلام کا خادم نہ تھا — شہر بھر میں تجھ سے بہتر دین کا عالم نہ تھا

کس کو جوش آئیگا آج اسلام کی توہین پر — نکتہ چین اب کون ہوگا آریوں کے دین پر

کون دے گا دہریوں کے اعتراضوں کے جواب — کون گمراہوں کو دکھلائیگا اب راہِ صواب

تیرے مرنے سے اٹاوہ صدق سے خالی ہوا — باغ دینِ مصطفےٰ کا آہ بے مالی ہوا

تیرے جیسا پاک باطن ساری بستی میں نہ تھا — آہ تجھ سا مردِ مومن ساری بستی میں نہ تھا

تیرے حق میں یہ دعا کرتا ہوں میں اب صبح و شام — حق تعالیٰ دے تجھے فردوس میں اعلیٰ مقام

ابر رحمت تیرے اوپر جھوم کر آیا کرے

آسماں تُربت پہ تیری پھول برسایا کرے (آمین)

جماعتہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کے لئے

(۱) جن جن جماعتوں کو جلسہ کے لئے روپے جمع کر کے ارسال کرنے کے متعلق لکھا گیا تھا۔ ان جماعتوں کے پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت سے وہ رقم جلد جمع کر کے ارسال کر دیں۔ کیونکہ مرکز نے مبلغین کا خرچ پہلے طلب کیا ہے جو فوراً ان کو ارسال کرنا ہے۔

(۲) مرکز سے کچھ لٹریچر آیا ہوا ہے جو کہ تمام ضلع کی جماعتوں کے لئے ہے۔ اس لئے تمام جماعتوں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ جب کوئی عہدیدار یا کوئی اور دوست گوجرانوالہ تشریف لائیں تو ٹریکٹ وغیرہ اپنی جماعت کیلئے لیتے جائیں۔

صیغہ نشرو اشاعت مرکزیہ ربوہ اس وقت بہت سا لٹریچر تبلیغ کیلئے شائع کر رہا ہے۔ کیونکہ اس وقت لٹریچر کی بہت ضرورت ہے اس کے لئے تمام جماعتوں سے چندہ وصول کیا جا رہا ہے چنانچہ ہمارے ضلع کی جماعتوں سے بھی چندہ نشرو اشاعت کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس لئے تمام جماعتوں کے پریذیڈنٹ صاحبان و سیکرٹری صاحبان کی خدمت میں عرض ہے کہ اپنی اپنی جماعتوں سے یہ چندہ وصول کر کے یہاں ارسال کر دیں۔ تاکہ مرکز میں بھیجا جا سکے یا خود مرکز میں بھیج دیویں۔

امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گجرانوالہ

دعائے نعم البدل

مجھے آج ۱۵ تاریخ کی رات کو میرا لڑکا مبارک احمد عمر ۴ سال چند روز بیمار رہ کر وفات پا گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے نعم البدل فرمائیں۔ قاضی محمود احمد فاؤنٹن ورکشاپ نیلہ گنبد لاہور

آپ اپنے آخری قطرہ تک کو خدا تعالیٰ اور اسلام کی راہ میں بہا دیں!

"آج اسلام جس مدد کا محتاج ہے وہ ظاہر ہے جس قدر مدد کا محتاج آج اسلام ہے اور کوئی مذہب نہیں۔ فرض کرو اگر عیسائیت دنیا میں غالب آجائے تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ خدا تعالیٰ کا نام دنیا سے مٹ گیا۔ بدر کے موقعہ پر جب مسلمانوں کی تعداد بہت تھوڑی تھی یعنی وہ تین سو کے قریب تھے اور کفار کا لشکر بہت زیادہ تھا۔ اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ کہ اگر آج یہ مسلمانوں کا چھوٹا سا گروہ مٹ گیا تو دنیا میں تیری عبادت کرنے والا کوئی باقی نہ رہے گا۔ وہی حال آج احمدیت کا ہے۔ اگر یہ غالب نہ آئے اگر احمدیت کا درخت مرجھا کر رہ گیا تو دنیا میں خدا تعالیٰ کا نام لینے والا کوئی باقی نہ رہے گا۔

پس چاہئے کہ ہمارے سامنے خواہ کس قدر مشکلات ہوں ہم اپنے خون کے آخری قطرہ تک کو خدا تعالیٰ اور اسلام کی راہ میں بہا دیں۔"

(حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

آپ نے تحریک جدید کا وعدہ ابھی تک پورا نہیں کیا بے شک آپ کو مشکلات ہوں گی۔ لیکن سال رواں تو اب ختم ہو رہا ہے اور نیا سال شروع ہونے والا ہے۔ کوشش کریں اور پوری کوشش کریں کہ جس طرح بھی ہو سکے آپ کا وعدہ ۳۰ نومبر سے پہلے پورا ہو جائے۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

اطالوی سمالی لینڈ کی سیاسی انجمنوں پر پابندی اور برطانیہ

جنرل اسمبلی کی کمیٹی میں چودھری محمد ظفراللہ خاں کی تصریحات

پاکستانی وفد کے رئیس چوہدری محمد ظفراللہ خاں نے جنرل اسمبلی کی پہلی کمیٹی کے سامنے اس خط کا متن پڑھ کر سنایا۔ جو اطالوی شمالی لینڈ کے میسرز عبدالحی عیلی اور اسمٰعیل حسن نے کمیٹی کے صدر کے نام سمالی یوتھ لیگ کو خلاف قانون قرار دینے کے متعلق بھیجا تھا اور جس میں کمیٹی کے نمائندوں سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ برطانوی نمائندے سے برطانوی فوجی نظم ونسق کے اس اقدام کے اسباب اور اس کی تفصیلات دریافت کریں۔ چوہدری محمد ظفراللہ خاں نے برطانوی نمائندے سے اس واقعہ کی تفصیلات پر روشنی ڈالنے کی درخواست کی۔

برطانوی نمائندہ کا جواب

برطانوی نمائندہ نے کمیٹی کو بتایا کہ اطالوی سمالی لینڈ کی تجاویز کے خلاف مظاہرے کرنے کی غرض سے ۱۵ اکتوبر کی صبح کو ایک بڑا مجمع اکٹھا ہوگیا تھا۔ جس نے منتشر ہونے سے انکار کیا چونکہ اطالوی معاہدہ امن کی رو سے برطانیہ کو سابق اطالوی نوآبادیات کے نظم ونسق کا اختیار حاصل ہے۔ لہٰذا ارباب نظم ونسق نے جنرل اسمبلی کے فیصلوں کے نفاذ کی خاطر امن اور نظم وضبط قائم رکھنے کی غرض سے اس مجمع کے خلاف کارروائی کی جس کے نتیجہ میں چار اشخاص مارے گئے اور تیرہ زخمی ہوئے۔ چونکہ حالات نے نازک صورت اختیار کرلی تھی۔ اس لئے حفظ ماتقدم کی غرض سے کرفیو لگا دیا گیا اور تمام سیاسی کلبوں کو بلا امتیاز جماعت بند کرنے کا حکم دے دیا گیا۔ موصوف نے سمالی یوتھ لیگ کو خلاف قانون قرار دینے کی خبر کو بے بنیاد بتایا اور اس سلسلے میں تحقیقات کرنے کا وعدہ کیا۔ نیز امید ظاہر کی کہ کمیٹی امن اور نظم وضبط رکھنے کے سلسلے میں ارباب نظم ونسق کی پوری طرح سے مدد کرے گی

چوہدری محمد ظفراللہ خاں کے خیالات

پاکستانی وفد کے رئیس چوہدری محمد ظفراللہ خاں نے برطانوی نمائندہ کے بیان کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ امن اور نظم وضبط قائم کرنا ایک علیحدہ کام ہے اور سیاسی سرگرمیوں کو کچلنا ایک علیحدہ۔ برطانوی نمائندہ نے واقعہ کی پوری تفصیلات بیان نہیں کیں۔ انہوں نے صرف مظاہروں کی بابت بتایا ہے اور بدامنی اور بدنظمی کے بارے میں کچھ نہیں کہا۔ اگر وہاں صرف مظاہرے کئے گئے تھے تو مظاہرے کرنا کوئی خلاف قانون کام نہیں ہے یہ ایک جائز سیاسی حق ہے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے موصوف نے کہا یہ ایک زبردست ستم ظریفی ہے کہ جس ملک کی قسمت کا فیصلہ کمیٹی کے زیر بحث ہے وہاں کے باشندوں کو اس کے بارے میں کچھ نہ کہنے دیا جائے

برطانوی نمائندہ کی تقریر کے اس حصہ کا حوالہ دیتے ہوئے جس میں جنرل اسمبلی کے فیصلوں کے نفاذ کی طرف اشارہ کیا گیا تھا موصوف نے کہا کہ جنرل اسمبلی نے ابھی تک کوئی فیصلے نہیں کئے لہٰذا ان کے نفاذ کی راہ میں روڑے اٹکانے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ملک کی ایک بڑی سیاسی جماعت نے ان تجاویز کے خلاف مظاہرے کئے ہیں جو کمیٹی کے زیر بحث ہیں اور اس قسم کے مظاہرے ہر مہذب ملک میں جائز سمجھے جاتے ہیں

تقریر جاری رکھتے ہوئے موصوف نے کہا کہ یہ ایک عجیب بات ہے کہ ایک طرف تو یہ کہا جاتا ہے کہ یہ ملک سیاسی شعور نہ ہونے کی وجہ سے اپنی رائے کا اظہار نہیں کر سکتے اور دوسری طرف جب وہ اپنی خواہشات کا اظہار کرنے کے لئے کوئی اقدام کرتے ہیں تو اسے کچل دیا جاتا ہے موصوف نے مزید کہا کہ اگر سمالی یوتھ لیگ کے بجائے تمام سیاسی کلبوں پر پابندی عائد کی گئی ہے تو اس کا مطلب بھی یہی ہوا کہ تمام سیاسی جماعتوں کی جس میں سمالی یوتھ لیگ بھی شامل ہے جائز سرگرمیوں کو روک دیا گیا ہے اور اب ان کے سامنے صرف دو ہی راستے ہیں یا تو وہ اپنی سرگرمیاں ختم کردیں۔ یا خلاف قانون سرگرمیوں کی طرف رجوع کریں جو نظم وضبط کے قیام کے بجائے بدامنی کا پیش خیمہ ہوں گی۔

آخر میں چوہدری محمد ظفراللہ خاں نے امید ظاہر کی کہ کمیٹی کو اس واقعہ کی زیادہ سے زیادہ تفصیلات سے مطلع کیا جائے گا۔ تاکہ وہ حالت کا صحیح اندازہ لگا سکے اور یہ معلوم کرسکے کہ وہاں کے باشندوں کے خیالات کو طاقت کے زور سے کچلا تو نہیں جارہا ہے

بعد ازیں سمالی کانفرنس کے نمائندوں سے کمیٹی کے سامنے بیان دینے کی درخواست کی گئی

چوہدری محمد ظفراللہ خاں کی جرح

سمالی کانفرنس کے نمائندوں کو ان کے مدلل بیان اور زبردست سیاسی شعور پر مبارکباد دیتے ہوئے چوہدری محمد ظفراللہ خاں نے ان سے حسب ذیل سوالات دریافت کئے :۔

چوہدری محمد ظفراللہ خاں :۔ آپ کی اپنے ملک میں صحیح انفرادی حیثیت کیا ہے اور آپ کس طرح گذر اوقات کرتے ہیں؟

سمالی کانفرنس کا نمائندہ :۔ میرا ہمسایہ اور مسٹر کرکالی برطانوی نظم ونسق کے ہی ملازم ہیں اور ہم تاجر اور اپنے قبیلوں کے سردار ہیں۔

چوہدری محمد ظفراللہ خاں :۔ کیا برطانوی نظم ونسق کے ملازمین یہ بتائیں گے کہ وہ کس قسم کا کام کرتے ہیں اور ان کا کیا عہدہ ہے؟

سمالی کانفرنس کا نمائندہ :۔ جو صاحب پہلے بولے تھے وہ محکمۂ انصاف میں قانونی مشیر ہیں اور ان کے ساتھی موگا دیشو شہر کی بلدیہ میں ملازم ہیں

چوہدری محمد ظفراللہ خاں :۔ بلدیہ میں ہر طرح کی ملازمتیں دی جاتی ہیں؟

سمالی کانفرنس کا نمائندہ :۔ میں افسر مال ہوں۔

چوہدری محمد ظفراللہ خاں :۔ آپ کے ملک میں آپ جیسی حیثیت کے تعلیم اور سیاسی شعور رکھنے والوں کی کتنی تعداد ہے؟

سمالی کانفرنس کا نمائندہ :۔ ۳۰ فی صدی

چوہدری محمد ظفراللہ خاں :۔ جب سمالی لینڈ کے ۳۰ فی صدی باشندوں میں تعلیم اور سیاسی شعور پایا جاتا ہے اور وہاں کی تمام آبادی اطالوی زبان جانتی ہے تو پھر وفد کا یہ کہنا کہ وہ خودمختاری کے اہل نہیں کہاں تک حق بجانب ہے؟ ان میں کس چیز کی کمی ہے؟

سمالی کانفرنس کا نمائندہ :۔ سمالی لینڈ کے باشندے اقتصادی اسباب کی بنا پر خودمختاری کے نااہل ہیں۔

چوہدری محمد ظفراللہ خاں :۔ کیا اقتصادی اسباب کے علاوہ وہ ہر لحاظ سے خودمختاری کے اہل ہیں؟

سمالی کانفرنس کا نمائندہ :۔ محض اقتصادی اسباب ہی نہیں بلکہ اس میں سیاسی ومعاشرتی تعلیم اور معاشرتی نوعیت کے مسائل کو بھی دخل ہے۔

چوہدری محمد ظفراللہ خاں :۔ جناب صدر! جب سمالی لینڈ کے باشندوں کا سیاسی شعور اور ان کا تعلیمی معیار وفد کے ارکان کے سیاسی وتعلیمی معیار کے مطابق ہے اور تعلیم یافتہ باشندوں سے تقریباً دس گنا زیادہ ہے تو پھر وہ کونسا معیار ہے۔ جسے خودمختاری کا ضامن سمجھا جائے؟

سمالی کانفرنس کا نمائندہ :۔ ہمیں ابھی بہت کچھ حاصل کرنا ہے اور ہم انہیں بعض نسلی اور معاشرتی تعصبات پر قابو پاکر ہی حاصل کرسکتے ہیں۔ لہٰذا ہم مطلوبہ ترقی کرنے سے پہلے آزادی کا مطالبہ نہیں کرسکتے۔

چوہدری محمد ظفراللہ خاں :۔ میں اس معاملے کو زیادہ آگے بڑھانا نہیں چاہتا۔ میں اب وفد کے رئیس کو شق ۵ کی طرف توجہ دلاتا ہوں جہاں کہا گیا ہے کہ ہمارا ادارہ نظم ونسق کو بتدریج سنبھالنے کی سفارش کرتا ہے۔ آخر بتدریج کیوں؟

سمالی کانفرنس کا نمائندہ :۔ اگر ہمیں ایک دوست ملک کی تولیت میں دے دیا جائے۔ تو ہم نظم ونسق کو جلد از جلد اپنے ہاتھوں میں لینے کی کوشش کریں گے کیونکہ ہم انتظامی اختیارات کے ساتھ ساتھ ترقی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

چوہدری محمد ظفراللہ خاں :۔ تو کیا یہ کہنا صحیح ہوگا کہ سمالی لینڈ میں ایسے آدمی موجود ہیں۔ جنہیں نظم ونسق کو فوری طور پر ملکی بنانے کی غرض سے نظم ونسق کے ہر قسم کے کاموں میں لگایا جاسکتا ہے؟ کیا وہاں اس قسم کا عملہ موجود ہے؟

سمالی کانفرنس کا نمائندہ :۔ بے شک ملک میں اس قسم کا عملہ موجود ہے۔ لیکن ہم آزادی حاصل کرنے کے لئے مکمل طور پر تیار ہونا چاہتے ہیں۔

چوہدری ظفراللہ خاں :۔ اگر ملک کو اٹلی کی تولیت میں دیدیا جائے تو نظم ونسق کو بتدریج ملکی بنایا جائے گا اور اگر اسے کسی اور ملک کی تولیت میں دیا جائے تو نظم ونسق کو فوری طور پر ملکی بنایا جائے گا۔ آخر آپ اپنے مطالبات میں اس اختلاف کی کس طرح وضاحت کریں گے؟

سمالی کانفرنس کا نمائندہ :۔ میرا خیال ہے کہ اس معاملے میں غلط فہمی پیدا ہوگئی ہے۔ اگر آپ تحریری دستاویز کا مطالعہ کریں تو یہ بات صاف ہوجائیگی فی الحقیقت آبادی کے تمام طبقوں میں ترقی یکساں ہے۔ لیکن جہاں تک اٹلی سے ہمارے تعلقات کا تعلق ہے اگر ہمیں اس کی تولیت میں دیا گیا تو ہم نظم ونسق کو تیزی سے ملکی بنانا چاہیں گے۔

چوہدری محمد ظفراللہ خاں :۔ میں اس معاملے کو زیادہ طول دینا نہیں چاہتا۔ کیونکہ ہمیں وفد سے کافی معلومات حاصل ہوگئی ہیں۔ دستاویز کے صفحہ ۲ پر کہا گیا ہے کہ ملک کو گزشتہ سالوں میں فوجی نظم ونسق کے تحت بہت سخت آزمائشوں سے گذرنا پڑا ہے۔ فوجی نظم ونسق قبل از جنگ کے فاسسٹی دور حکومت سے بہتر رہا ہے۔ یا بدتر؟

سمالی کانفرنس کا نمائندہ:- میں اس سوال کا جواب چند ایسے اسباب کی بنا پر جنہیں اچھی طرح سمجھا جا سکتا ہے، دینا پسند نہیں کرتا۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں:- میں جواب دینے پر مجبور نہیں کرتا۔ لیکن میرا خیال ہے کہ سمالی کانفرنس کے نمائندے ڈرتے ہیں کہ اگر انہوں نے اس کا جواب دیا۔ تو فوجی نظم ونسق انہیں دق کرے گا۔

سمالی کانفرنس کا نمائندہ:- میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے یہ الفاظ تو نہیں کہے۔ نائب صدر نے سمالی کانفرنس کے نمائندوں کو یقین دلایا کہ وہ ہر سوال کا جواب دے سکتے ہیں۔ اور دوسرے وفود کی طرح وہ بھی صاحب صدر کی پناہ میں ہیں۔

سمالی کانفرنس کا نمائندہ:- میں دوبارہ کہتا ہوں کہ میں اس سوال کا جواب نہیں دوں گا

چوہدری ظفر اللہ خاں:- میں کہہ چکا ہوں کہ میں انہیں جواب دینے پر مجبور کرنا نہیں چاہتا دستاویز کے صفحہ ۹ کے پہلے پیراگراف میں لکھا ہے کہ ۱۹۳۹ء میں ابتدائی سرکاری اسکولوں میں ۳۰۰۰ طالب علم تھے۔ کیا ہم اس کا یہ مطلب لیں کہ اطالوی سمالی لینڈ میں اسکول جانے کی عمر کے جتنے بچے تھے ان میں سے صرف ۳۰۰۰ بچے اسکول گئے۔

سمالی کانفرنس کا نمائندہ:- بچوں نوجوانوں اور زیادہ عمر کے لوگوں کی تعداد علیحدہ علیحدہ ہے۔

چوہدری ظفر اللہ خاں:- سمالی لینڈ میں اسکولوں اور کالجوں میں جانے والے بالغوں کی تعداد کیا ہے؟

سمالی کانفرنس کا نمائندہ:- جس اسکول میں میں نے تعلیم حاصل کی اس میں لڑکوں کی تعداد ۲۰۰ تھی دوسرے اسکولوں کے بارہ میں میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

چوہدری ظفر اللہ خاں:- یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہوا۔ لیکن میں اس پر زور دینا نہیں چاہتا۔ میرا آخری سوال سمالی یوتھ لیگ کے بارے میں ہے۔

صفحہ ۱۰ کے آخری پیراگراف میں کہا گیا ہے کہ سمالی یوتھ لیگ کو ملک کی آبادی کی حمایت حاصل نہیں ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو پھر سمالی یوتھ لیگ کے نصب العین کی حمایت میں ایسے زبردست مظاہرے کیوں ہوئے جنہیں دبانے کی ضرورت محسوس ہوئی؟

سمالی کانفرنس کا نمائندہ:- اگر دستاویز کا مطالعہ کیا جائے۔ تو معلوم ہوگا کہ سمالی یوتھ لیگ ایک زبردست دہشت پسند جماعت ہے۔ جو معقولیت پسندی میں اعتقاد نہیں رکھتی۔ اور ہمیشہ قابل نفرین مظاہرے کرتی رہی ہے۔

موصی صاحبان کیلئے اعلان

حسب ذیل وصایا قاعدہ ۵۱۵ الف کے ماتحت داخل دفتر کر دی گئیں ہیں۔ موصی صاحبان نوٹ کر لیں

عبد اللطیف خاں صاحب دھواں ساہی ضلع کٹک ۱۱۰۷۳

عبد الرحمٰن صاحب پنکال ضلع کٹک ۹۷۵۲

عطر بی بی صاحبہ " ۹۷۵۱

سودہ بی بی صاحبہ " ۹۷۴۴

حلیمہ بی بی صاحبہ زوجہ عبد الستار صاحب پنکال کٹک ۹۷۳۸

شفقت النساء بیگم صاحبہ سونگھڑہ کٹک ۹۵۹۷

علی محمد صاحب دلبجرائی ضلع کرڈاہی بنگال ۹۷۵۳

خدیجہ بیگم صاحبہ بنت حکیم نظام دین صاحب لاہور چھاؤنی ۷۸۳۲

شریفن بیگم صاحبہ زوجہ محمد محمود خاں صاحب سنور ۸۱۴۶

شریفن صاحبہ زوجہ کرم الٰہی صاحب خانپور ۹۹۵۴

سیدہ بیگم صاحبہ زوجہ احمد حسین صاحب کاتب لاہور ۷۹۵۳

زبیدہ خضر اختر سلطانہ صاحبہ بنت ڈاکٹر امین الدین صاحب حاجر ۹۹۱۵

زہرہ خاتون صاحبہ زوجہ قریشی محمد حنیف صاحب قمر شیخوپورہ ۹۳۹۶

زینب بی بی صاحبہ زوجہ محمد دین صاحب دوست پور " ۸۱۴۰

خیراں بی بی صاحبہ زوجہ محمد عبد اللہ صاحب قادیان ۸۰۳۷

خورشید دولت بیگم صاحبہ زوجہ صوفی عبد الرحیم صاحب لدھیانہ ۹۲۷۲

مرزا خدا بخش صاحب نواں شہر ۹۹۷۶

خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک دوست محمد صاحب دار الفضل قادیان ۷۶۱۸

خالدہ خانم صاحبہ زوجہ چوہدری شاہ محمد صاحب چک ۲۵۸ لائل پور ۹۷۱۳

غلام حیدر صاحب ولد چوہدری رحیم بخش صاحب کھوڑیاں اچھیاں ۱۱۷۲۹

ام سلمہ صاحبہ زوجہ سید حسام الدین صاحب کرنگ ۷۸۱۰

غلام احمد صاحب کیرنگ ۵۷۵۴

صغیر بی بی صاحبہ زوجہ پہلوان صاحب کیرنگ ۹۶۸۷

سارہ بی بی صاحبہ زوجہ معین الدین صاحب " ۹۶۸۴

اسمعیل صاحب ولد ...خان صاحب " ۹۶۲۲

بیت اللہ بی بی صاحبہ زوجہ شیخ حمید صاحب " [illegible]

شفاء الرحمٰن صاحب " ۹۱۹۹

کریم خان صاحب " ۹۱۰۶

عبد الستار خان صاحب " ۹۰۹۷

شیخ ابراہیم صاحب ولد احمد علی صاحب " ۹۰۹۱

صغیراں بی بی صاحبہ زوجہ مطلب خان صاحب کیرنگ ۸۸۰۳

طریفن بی بی صاحبہ زوجہ فیض محمد صاحب " ۷۹۶۱

جیوان بی بی صاحبہ زوجہ سلیمان خان صاحب " ۷۸۹۴

داود خان صاحب ولد واحد خان صاحب " ۷۸۹۸

حنیف محمد صاحب ولد شاکر محمد صاحب " ۷۷۴۳

قاسم خان صاحب ولد اکبر خان صاحب " ۷۷۸۰

بتول بی بی صاحبہ زوجہ شیخ حسن صاحب " ۷۷۰۴

فیاض الدین صاحب ولد عرفان خان صاحب " ۷۶۹۴

شریفن بی بی صاحبہ زوجہ محمد محسن صاحب " ۷۶۸۳

سردار مولوی حسن خان صاحب " ۹۶۸۰

میمونہ بی بی صاحبہ زوجہ گلاب خان صاحب " ۹۶۱۲

رحمت النساء صاحبہ زوجہ شبیر محمد صاحب شنکر پور اڑیسہ ۱۰۴۶۷

حمیدہ بی بی صاحبہ بنت فقیر محمد صاحب " ۱۰۴۶۲

زلیخا بی بی صاحبہ بنت شیخ محمد صاحب " ۱۰۴۶۱

شیخ شیر محمد صاحب " ۱۰۴۰۲

زبیدہ خاتون صاحبہ زوجہ شیخ منظور احمد صاحب " ۱۰۴۶۰

صابرہ بی بی صاحبہ زوجہ محمد مظفر علی صاحب پنکال ۹۷۴۵

زہرہ بی بی صاحبہ زوجہ سید ظہیر الحق صاحب جمشید پور ۷۸۳۴

زبیدہ خاتون صاحبہ زوجہ ملک نصیر احمد صاحب قادیان ۹۹۱۶

زاہدہ خاتون صاحبہ زوجہ ماسٹر حبیب احمد صاحب بریلی ۶۹۹۲

زینب بیگم صاحبہ زوجہ بابو محمد عثمان صاحب کھیرپور ۸۴۹۳

رشیدہ بی بی صاحبہ زوجہ نذیر احمد صاحب الٹھوال ۹۴۷۴

رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ شرافت احمد صاحب قادیان ۶۵۶۰

زہرہ بیگم صاحبہ زوجہ عبد الکریم صاحب قادیان ۹۳۹۷

رہنمائی بیگم صاحبہ زوجہ عبد الودود صاحب فاروقی لاہور ۹۳۴۴

سٹرلنگ بقایا کی وصولی کا مسئلہ اور برطانیہ

برطانی وزارت خزانہ کے مالی سیکرٹری کا بیان

لندن ۱۷ نومبر:- کل ایوان عام میں برطانوی وزارت خزانہ کے مالی سیکرٹری نے کہا ہے یہ ممکن نہیں ہے کہ برطانیہ اپنی اندرونی مشکلات کی وجہ سے دولت مشترکہ کو سٹرلنگ بقایا کی وصولی سے روک دے برطانی وزارت خزانہ کے مالی سیکرٹری نے مزید کہا ہے ـــــ سٹرلنگ علاقہ ایک حقیقی وجود کی حیثیت رکھتا ہے ۔ اگرچہ اس علاقہ سے تعلق رکھنے والے ممالک پر ذمہ داریاں عائد ہیں۔ بایں ہمہ ان ممالک کو حقوق بھی حاصل ہیں ۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ سٹرلنگ ۔ علاقہ کے ممبر ممالک برطانیہ کی داخلی مشکلات کی بناء پر سٹرلنگ بقایا کی رقم وصول نہ کر سکیں لیکن اس کے ساتھ ہی برطانیہ کی ان ممالک سے درخواست ہے ۔ کہ وہ اس کی حالت کو سمجھ لیں ۔

حزب مخالف نے اعتراض کیا ۔ زمانہ جنگ کے دوران میں ایرانی ریلوں سے برطانیہ نے جو کام لیا تھا ۔ برطانیہ اس کے معاوضہ میں ۸۰ لاکھ پونڈ سالانہ ایران کو دے رہا ہے ۔ مالی سیکرٹری نے جواب میں کہا ”کیا مخالف یہ چاہتا ہے ۔ کہ برطانیہ اپنے قول سے منحرف ہو جائے برطانیہ ہرگز ایسا نہ کرے گا ۔ قول سے منحرف ہونے کی صورت میں ایران یہ سمجھنے میں حق بجانب ہو گا ۔ کہ برطانیہ نے اپنے حلیف سے بے وفائی کی ۔

دولت مشترکہ کی کرکٹ ٹیم لاہور میں

لاہور ۱۷ نومبر:- دولت مشترکہ کی ٹیم کے ستر کھلاڑی (جن میں ٹیم کے منیجر مسٹر ڈک وردھ بھی شامل ہیں) کل امرتسر سے یہاں پہنچے ۔ واہگہ پر جب پاکستان ٹیم کے کپتان میاں محمد سعید ۔ کپتان ایس اے رحمان افسر رابطہ اور مجلس استقبالیہ کے رکن مسٹر افتخار الدین نے کرکٹ کے ان کھلاڑیوں کو خوش آمدید کہا ۔ تو ان سب کے چہرے کملائے ہوئے تھے جس سے اُن کی دہلی سے امرتسر تک ریل اور امرتسر سے واہگہ تک موٹر کے سفر کی تکان کا اظہار ہوتا تھا ۔

دولت مشترکہ کی ٹیم برعظیم پاکستان و ہندوستان کے تین ماہ کے دورہ پر آئی ہوئی ہے ۔ آج مملکت پاکستان میں ٹیم داخل ہوئی ۔ تو اس کے دورہ کا ایک دور ختم ہو گیا ۔ ٹیم پشاور ۔ راولپنڈی ۔ لاہور اور کراچی میں میچ کھیلے گی ۔ لاہور میں میچ ۲۵ ۔ ۲۶ ۔ ۲۷ اور ۲۸ نومبر کو ہوں گے

پاکستان کا پہلا ڈکوٹا طیارہ

کراچی ۱۷ نومبر:- پاکستان کا پہلا ڈکوٹا ہوائی جہاز جو از سر نو بنایا گیا ہے ۔ پاکستان کے فضائی بیڑے کے حوالے کر دیا گیا ہے ۔ یہ جہاز پاکستان ایسوسی ایشن لمیٹڈ نے بنایا ہے ۔ جس نے مرمت کا کام اپنے ذمہ لیا تھا ۔ یہ ڈکوٹا اُن چالیس ہوائی جہازوں کے پرزوں سے تیار ہوا ہے ۔ جو پاکستان کو تقسیم برعظیم کے وقت ملے تھے ۔

سندھ صوبائی اسمبلی کی سیکرٹری شپ

کراچی ۱۷ نومبر:- معلوم ہوا ہے کہ حکومت سندھ نے صوبائی لیجسلیٹو اسمبلی کے سیکرٹری شپ کے عہدے کو آرڈر دینے کا فیصلہ کیا ہے ۔ اس فیصلے پر فوری عمل درآمد شروع کر دیا جائے گا ۔ اسمبلی کی سیکرٹری شپ کے فرائض قانونی معاملات کے لیگل ریممبرنسر بحیثیت عہدہ سرانجام دیں گے ۔

ہندوستان سے افلاس کبھی دور نہیں ہو گا

جے پرکاش نارائن کا اعلان

جبلپور (مدھیا پردیش) ۱۷ نومبر:- مسٹر جے پرکاش نارائن سوشلسٹ لیڈر نے آج یہاں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا ۔ کہ کانگرس اپنے اڑھائی سالہ دور حکومت میں جاندار و املاک کی تقسیم کے متعلق کچھ نہیں کر سکی کانگرس نے اپنے پرانے طریقے کی طرف الٹی زقند لگائی ہے ۔ اور وہ سرمایہ پرستوں اور حامیان قسطا پرست لوگوں کی جماعت بن کر رہ گئی ہے ۔ اس ملک کی حکمران جماعت اب بھی ارباب غرض کی ایک ٹولی ہے ۔ میری رائے ہے کہ اگر حالت یونہی رہی ۔ تو افلاس کبھی دور نہ ہو گا ۔

۱۸ ۔ نومبر کو یوم کشمیر منایا جائے

پراونشل مسلم لیگ پنجاب کی کشمیر کمیٹی کے کنوینر چوہدری عبد الکریم صاحب نے مسلمانان پاکستان سے اپیل کی ہے ۔ کہ ۱۸ نومبر کو طول و عرض پاکستان میں ”یوم جہاد کشمیر“ منایا جائے پُرامن مظاہرے کئے جائیں ۔ اور جلسے منعقد کئے جائیں ۔ اور ایک قرارداد منظور کر کے اپنے اس عزم کا اعادہ کیا جائے کہ اگر ہندوستان نے مجلس اقوام متحدہ کی قرارداد اگست کے مطابق جموں اور کشمیر میں آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب عامہ کرانا منظور نہ کیا تو مسلمان مجبور ہو جائیں گے کہ وہ جموں و کشمیر کی مقدس سرزمین کو ظالم ڈوگروں اور لٹیرے ہندوستانیوں سے آزاد کرانے کے لئے جہاد کریں ۔

ـــــ طہران ۱۷ نومبر:- گذشتہ انتخابی فسادات میں ۔ انتخابی کمیٹی کے ارکان کو جان سے مار دینے کے الزام میں آج پانچ اشخاص کو پھانسی دیدی گئی ۔

مشرقی افریقہ کے طول و عرض میں تبلیغ اسلام کے دلچسپ حالات

(بقیہ صفحہ اوّل)

محدود ذرائع کے باوجود دنیا بھر میں تبلیغ اسلام کی خدمات سرانجام دینے کی توفیق حاصل کر رہی ہے ۔ اور اس میدان میں جن کا اسے مقابلہ کرنا پڑتا ہے ۔ ان کی دولت کا کوئی ٹھکانا نہیں سامان کے ذرائع غیر محدود ہیں ۔ اور انہیں ہر قسم کی سہولتیں میسر ہیں لیکن پھر بھی جماعت احمدیہ کو ان کے مقابلے میں ایسی نمایاں کامیابی نصیب ہوئی ہے کہ وہ خود اس حقیقت کو طوعاً و کرہاً تسلیم کرنے پر مجبور رہیں

اُنہوں نے بتایا کہ آج روئے زمین کے مسلمانوں میں صرف جماعت احمدیہ کو ہی یہ سعادت اس لئے میسر آئی ہے ۔ کہ اس جماعت کے افراد ایسے زندہ اسلام پر ایمان رکھتے ہیں جو دوسروں کو بھی زندگی بخش سکتا ہے دراصل تبلیغ کیلئے دولت کی ضرورت نہیں ۔ بلکہ سرفروش مجاہدین کی ضرورت ہے ۔ ایسے مجاہدین کی جو اسلام کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دینے کے لئے تیار ہوں ۔ اور تسخیر قلوب اور تزکیہ نفوس کا یہ کام اس وقت تک سرانجام نہیں پا سکتا جب تک کہ ایک ایسے امام کی قیادت اور رہنمائی حاصل نہ ہو جو اپنی قوت قدسیہ کی بدولت ایمان کو ہر دم تازگی بخشتا رہے اور آخری فتح کے متعلق دلوں کو یقین ہے اس درجہ پُر کر دے کہ بڑی سے بڑی قربانی بھی ہم کو ہیچ نظر آنے لگے یہی وہ خصوصیت ہے جو آج روئے زمین پر صرف اور صرف جماعت احمدیہ کو ہی حاصل ہے ۔ اور اسی لئے وہ میدان تبلیغ میں سرگرم عمل نظر آ رہی ہے ۔ یہ درست ہے کہ دنیا کی انجمنیں اور سوسائٹیاں دولت کے انبار اور وسائل کی فراوانی لوگوں کو تبلیغ پر آمادہ نہیں کر سکتی ۔ ہاں ایک ایسے امام کی قیادت جو ہر دم ان میں ایمان کی ایک نئی روح پھونکتی رہے ۔ اور جس کی خاطر وہ سب کچھ کر گذرنے پر آمادہ ہو جائیں اس عظیم الشان کام کو انجام دے سکتی ہے یہی جماعت احمدیہ کی ترقی کا راز ہے ۔ ورنہ دنیا میں اب بھی مسلمانوں کے پاس دولت کی کمی نہیں ۔ تبلیغ اسلام کی انجمنیں بنتی ہیں ۔ اور روپیہ بھی جمع ہوتا ہے ۔ لیکن کچھ نہیں بنتا ۔ اور معاملہ وہیں کا وہیں رہتا ہے ۔

صدارت کے فرائض صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے ادا فرمائے آپ نے اختتامی تقریر میں فریضہ تبلیغ کی اہمیت پر نہایت مؤثر انداز میں تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ کالج یونین کی دعوت پر طلباء سے خطاب کرنے کیلئے ربوہ سے تشریف لائے تو اسٹیشن پر یونین کے سربراہ اور معززات نے آپ کا استقبال کیا ۔ (اسٹاف رپورٹر)

گورنر مغربی پنجاب کی تقریر (بقیہ صفحہ اوّل)

کارنامہ نہیں ۔ بلکہ مرد انگی کے جوہر پیدا کرنے کا وقت ہے ۔ اسی طرح نقطہ نظر میں تبدیلی بھی ضروری ہے ۔ پہلے اگر آپ یونیورسٹیوں میں فوجی تربیت محض شوق پورا کرنے یا ملازمت کی خاطر حاصل کرتے تھے تو اب پہلے سے بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لیجئے ۔ لیکن اس جذبہ کے تحت کہ آپ قوم و ملک کی حفاظت میں اپنی جانیں قربان کریں گے ۔ اور دشمن کو یہ موقع نہ دیں گے کہ وہ آپ کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھ سکے تا موقع آنے پر آپ کی نگاہیں نیچی نہ ہوں بلکہ آپ قوم و ملک کی نگاہ میں سرخرو ثابت ہوں ۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا ۔ کہ پاکستان کے زعماء نے اپنی تقریروں اور بیانات میں اس بات کا واشگاف الفاظ میں اعلان کر چکے ہیں ۔ کہ ہم کسی سے لڑائی مول نہیں لینا چاہتے ۔ اور اپنا تمام تر وقت تعمیری کاموں میں صرف کر کے اپنی نوزائیدہ مملکت کو مضبوط سے مضبوط تر بنانا چاہتے ہیں ۔ لیکن اس کے یہ معنی بھی نہیں ہیں کہ ہم فوجی سرگرمیوں سے یکسر غافل ہو جائیں ۔ ایک آزاد مملکت کے آزاد شہریوں کا یہ اولین فرض ہے ۔ کہ وہ قوم و ملک کی حفاظت کے لئے اپنے آپ کو ہر وقت تیار رکھیں تا وقت آنے پر وہ ملکی دفاع کی اس اہم ترین ذمہ داری کو خاطر خواہ طریق پر سرانجام دے سکیں ۔ جو ایک آزاد شہری کی حیثیت سے ان پر عائد ہوتی ہے ۔

تقریر کے بعد فوجی طریق کے مطابق تمام سپاہی طلباء نے گورنر کے اعزاز میں ”تھری چیرز“ کا نعرہ بلند کیا ۔ اس پر ہز ایکسی لنسی سردار عبد الرب نشتر نے آگے بڑھ کر انہیں ہدایت کی ۔ کہ وہ ان کی اتباع میں تین مرتبہ ”پاکستان زندہ باد“ کا نعرہ لگائیں تا معلوم ہو ۔ کہ اب وہ ایک آزاد مملکت کے آزاد شہری ہیں ۔ چنانچہ فضاء پاکستان زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی اس سے قبل ہز ایکسی لنسی سردار عبد الرب نشتر نے تمام کیمپ کا دورہ کر کے طلباء کو فوجی مظاہرے کرتے ہوئے دیکھا اور ان کی حسن کارکردگی پر خوشنودی کا اظہار فرمایا ۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس کیمپ کے مقابلوں میں لاہور کے تعلیم الاسلام کالج کے طلباء نے تربیت یافتہ فوجیوں کی ڈرل میں اوّل رہ کر نمایاں کامیابی حاصل کی ۔

(اسٹاف رپورٹر)

اسرائیل انسانوں کے لئے جہنم ہے ۔ یہودیوں کا بیان

پیرس ۱۸ دسمبر:- عربی اخبار ”العرب“ نے اخبار ”المصری“ کے حوالے سے یہ اطلاع شائع کی ہے ۔ کہ جو یہودی شمالی افریقہ سے نقل مکانی کر کے اسرائیل چلے گئے تھے ۔ ان میں سے تین سو یہودی واپس آ گئے ہیں ۔ ان کا بیان ہے ۔ کہ اسرائیل انسانوں کے لئے دوزخ کا حکم رکھتا ہے ۔ شمالی افریقہ میں زندگی بسر کرنا اسرائیل میں زندگی بسر کرنے سے ہزار درجہ بہتر ہے ۔